REGULAR EDITION

PAKISTAN ISLAMICUS

(An International Journal of Islamic and Social Sciences)

Volume:05, Issue:03, July-September, 2025, Pages:11-17

Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home
Publisher Website: https://www.mircpk.net

HEC "Y" Category — HJRS HEC Journal Recognition System

چائلڈ میرج ریسٹرینٹ بل 2025 کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تنقیدی جائزہ

A CRITICAL REVIEW OF THE CHILD MARRIAGE RESTRAINT BILL 2025 IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS

***Dr Farhat Naseem Alvi[1], Sana Tabusam[2]**

[1] Chairperson, Department of Islamic Studies, University of Sargodha, Punjab, Pakistan.
[2] MPhil Islamic Studies, Department of Islamic Studies, University of Sargodha, Punjab, Pakistan.

ARTICLE INFO

Article History:

Received:	July 03, 2025
Revised:	July 23, 2025
Accepted:	July 27, 2025
Available Online:	August 01, 2025

Keywords:

Child Marriage
Islamic Jurisprudence
Shariah & State Law
Human Rights in Islam
Religious Autonomy

Funding:

This research journal (PIIJISS) doesn't receive any specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

The Child Marriage Restraint Bill 2025, recently proposed in Pakistan, has reignited the perennial discourse on reconciling statutory law with religious jurisprudence. This study undertakes a critical examination of the bill through the lens of Islamic legal theory, with particular emphasis on the principles derived from the Qur'an, Sunnah, and the consensus of classical jurists (ijma). While the bill seeks to establish 18 years as the minimum age for marriage ostensibly to safeguard children's rights, it inadvertently conflicts with foundational Islamic doctrines wherein the attainment of puberty (bulugh), accompanied by intellectual and emotional maturity, constitutes the primary prerequisite for marital eligibility. By juxtaposing the proposed legal framework with established Islamic jurisprudential principles, this research highlights the inherent discord between the two, particularly in the context of personal freedom ,societal structures, and religious autonomy. The analysis further contends that legislative interventions devoid of theological legitimacy and cultural sensitivity risk engendering jurisprudential inconsistencies, legal anomalies, and societal dissonance. The paper concludes by advocating for a nuanced, integrative legal paradigm that aligns necessary social reforms with the immutable principles of Islamic law, thereby fostering both legal coherence and communal harmony.

***Corresponding Author's Email:** farhat.naseem@uos.edu.pk

تمہید

اسلامی معاشرے میں نکاح کو ایک مقدس اور باوقار ادارہ تصور کیا جاتا ہے، جو نہ صرف انسانی فطری، اخلاقی اور نفسیاتی ضروریات کی تکمیل کا ذریعہ ہے بلکہ ایک نیک، صالح اور پُرامن معاشرے کی اساس بھی فراہم کرتا ہے۔ نکاح کی بنیاد محبت، عزت اور ذمہ داری پر رکھی گئی ہے تاکہ فرد اور معاشرہ دونوں فتنہ و فساد سے محفوظ رہ سکیں۔ دورِ حاضر میں "چائلڈ میرج" یعنی کم عمری کی شادی ایک عالمی مسئلہ کے طور پر سامنے آیا ہے، اور دنیا بھر میں اس کے سدِّباب کے لیے مختلف سطحوں پر قانون سازی کی جا رہی ہے۔ پاکستان میں بھی اس حوالے سے مختلف ادوار میں قانون سازی کی کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ حال ہی میں "اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری چائلڈ میرج ریسٹرینٹ بل 2025ء" کی منظوری کے بعد یہ موضوع ایک بار پھر عوامی اور علمی حلقوں میں زیرِ بحث ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں اس قانون کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تنقیدی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ یہ جانچا جا سکے کہ آیا یہ قانون تعلیماتِ اسلامی سے سے ہم آہنگ ہے یا اس میں نظرثانی کی ضرورت ہے۔

بل کا تعارف اور اس کے اہم نکات

اسلام آباد کی حدود میں کم عمری کی شادیوں پر پابندی سے متعلق قانون سازی کی روایت ایک بار پھر تازہ ہوئی جب 16 مئی 2025ء کو قومی اسمبلی میں "اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری چائلڈ

میرج ریسٹرینٹ بل 2025ء"[1] پیش کیا گیا۔ یہ بل پاکستان پیپلز پارٹی کی رکن قومی اسمبلی شرمیلا فاروقی نے متعارف کروایا، جس کا بنیادی مقصد وفاقی دارالحکومت میں کم عمری کی شادیوں کے رجحان کی روک تھام اور اس حوالے سے سخت قانونی اقدامات کا نفاذ تھا۔ عالمی سطح پر چائلڈ میرج کے خلاف سرگرم اداروں کے دباؤ اور مقامی حلقوں کی حمایت نے اس قانون سازی کی راہ ہموار کی۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ پارلیمانی طریقۂ کار کے برخلاف اس بل کو متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کرنے کے بجائے اصول و قواعد معطل کر کے براہ راست منظور کیا گیا۔ یہ اقدام اس بل کی فوری نوعیت اور حساسیت کو ظاہر کرتا ہے۔ یوں قومی اسمبلی میں بل کی منظوری کے بعد یہ ایوان بالا (سینیٹ) میں پیش ہوا، جہاں 19 مئی 2025ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کی سینیٹر شیری رحمان نے اسے ایوان میں پیش کیا۔ سینیٹ میں بھی اس بل کو متعلقہ قائمہ کمیٹی کے پاس بھیجنے کے بجائے براہ راست منظوری کے لیے پیش کیا گیا۔ اگرچہ چند اراکین سینیٹ نے مذہبی اور سماجی بنیادوں پر اعتراضات اٹھائے، تاہم اکثریت نے بچوں کے حقوق کے تحفظ کی دلیل دیتے ہوئے بل کے حق میں ووٹ دیا۔ اس طرح یہ بل سادہ اکثریت سے منظور کر لیا گیا۔

بالآخر 30 مئی 2025ء کو اس وقت کے صدرِ مملکت آصف علی زرداری نے اس پر دستخط کر کے اسے قانونی حیثیت دے دی۔ اس منظوری کے بعد "اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری چائلڈ میرج ریسٹرینٹ بل 2025ء" وفاقی دارالحکومت میں نافذ العمل ہو گیا۔۔ اس بل کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

شادی کے لئے عمر کی حد

اس بل کے مطابق نکاح کے لئے لڑکی اور لڑکے کی عمر کم از کم 18 سال ہونی چاہیے اور نادرا سے باقاعدہ قومی شناختی کارڈ جاری ہونا ضروری ہے۔ اس سے پہلے پاکستان میں لڑکیوں کے لئے نکاح کی عمر 16 سال مقرر کی گئی تھی۔

خلاف ورزی کی سزا

اگر کوئی شخص اس قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے لڑکی یا لڑکے کا نکاح 18 سال سے کم عمر میں کرے یا کروائے اس کو 1 سال قید اور جرمانہ (ایک لاکھ روپے تک) کیا جائے گا۔

کم سن لڑکی سے شادی کرنے پر اٹھارہ سال سے زائد عمر کے مرد کی سزا

اس بل کی رو سے اگر کوئی اٹھارہ سال سے زائد عمر کا مرد کسی کم سن لڑکی جس کی عمر اٹھارہ سال سے کم ہو سے شادی کرے گا تو اس کو کم سے کم دو سال اور زیادہ سے زیادہ تین سال تک قید بامشقت اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔[2]

نکاح خواں کا کردار

اس بل کی رو سے نکاح خواں پر لازم ہو گا کہ وہ نکاح سے قبل لڑکی اور لڑکے کی عمر کی تصدیق کرے گا۔ خلاف ورزی کی صورت میں نکاح خواں سزا کا مستحق ہو گا۔ نکاح خواں کو 1 سال تک قید یا جرمانہ (ایک لاکھ روپے تک) یا دونوں بھی عائد کئے جا سکتے ہیں۔

والدین اور سرپرست کا کردار

نکاح خواں اور رجسٹرار کی طرح لڑکی اور لڑکے کے والدین یا سرپرست پر بھی لازم ہو گا کہ وہ بھی عمر کی تصدیق کریں۔ خلاف ورزی کی صورت میں نکاح خواں اور رجسٹرار کی طرح والدین یا سرپرست کو بھی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔ قید بامشقت کم سے کم 2 سال اور زیادہ سے زیادہ 3 سال تک اور ساتھ جرمانہ کا مستوجب بھی ہو گا۔

جرم کی نوعیت

اس بل کے تحت کم عمری کی شادی کا جرم قابل دست اندازی پولیس قرار دیا گیا ہے، یعنی پولیس بغیر وارنٹ کے کاروائی کر سکتی ہے۔ عدالت مقدمے کا نوٹس لینے کے بعد نوے روز کے اندر مقدمے کا فیصلہ کرے گی۔

بل کا دائرہ کار

یہ قانون صرف وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی حدود پر نافذ ہو گا۔ اگر کوئی کسی بچے (لڑکی یا لڑکے) کو شادی کی غرض سے اسلام آباد دارالحکومتی علاقہ کی علاقائی حدود چھوڑنے کے لئے آمادہ کرتا ہے، مجبور کرتا ہے یا زبردستی کرتا ہے تو اس ایکٹ کی خلاف ورزی سمجھا جائے گا اور وہ بچوں کی اسمگلنگ کا مرتکب سمجھا جائے گا جس کی سزا کم سے کم پانچ سال اور زیادہ سے زیادہ سات سال تک قید اور ساتھ جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔

بل کے اہم اغراض ووجوہ

اس بل کے اغراض وجوہ میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ اسے پاکستان میں بچوں کی کم عمری کی شادیوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے اور اس سوچ کی حوصلہ شکنی کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ ہمارے معاشرے میں آج بھی کئی ایسے علاقے اور طبقات موجود ہیں جہاں بچوں کو بہت کم عمری میں شادی کے بندھن میں باندھ دیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں ان کی تعلیم، صحت اور زندگی کے معاملات شدید متاثر ہوتے ہیں۔ خاص طور پر لڑکیاں جو ابھی عمر کے اس مرحلے پر ہوتی ہیں جہاں انہیں اپنی شخصیت اور زندگی سنوارنے کی ضرورت ہوتی ہے، اچانک شادی کی ذمہ داری ان پر ڈال دی جاتی ہے۔ یہ صورتحال نہ صرف ان کے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی بلکہ بین الاقوامی سطح پر طے شدہ معاہدات کے بھی منافی ہے۔ اقوام متحدہ کے ترقیاتی اہداف میں بھی یہ طے ہے کہ 2030ء تک دنیا سے کم عمری کی شادی جیسے مسائل کو ختم کیا جائے۔ انہی وجوہات کی بنا پر وفاقی دارالحکومتی علاقے اسلام آباد میں اس مسئلے کے حل کے لیے قانون سازی کو وقت کی ضرورت قرار دیا گیا ہے تاکہ بچوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔[3]

یہاں تک بل کے قوانین اور بل کے تمام نکات کو تفصیلی بیان کیا گیا ہے۔ آئندہ سطور میں نکاح کے مقاصد، اس بل پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

اسلام میں نکاح کے مقاصد

دین اسلام نکاح کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ نکاح کو سماجی ضرورت کے ساتھ ساتھ بہت بڑا دینی عمل بھی قرار دیا گیا ہے۔ یہ فطرت کی آواز، ایمان کی تکمیل اور پیغمبروں کی سنت ہے۔ عفت و عصمت کی حفاظت، انسانی نسل کی بقا، محبت و سکون، دین کی تکمیل اور سماجی برائیوں کا خاتمہ یہ سب امور نکاح کے مقصد کو شامل ہیں۔

چائلڈ میرج بل کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تنقیدی جائزہ

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں چائلڈ میرج بل 2025 کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے چند اہم نکات درج ذیل ہیں:

اسلام میں نکاح کا معیار

چائلد میرج بل میں نکاح کا معیار عمر کو بنایا گیا ہے۔ لڑکی اور لڑکے کے نکاح کے لئے کم سے کم اٹھارہ سال مقرر کی گئی ہے۔ جبکہ شریعت اسلامیہ میں نکاح کے معیار میں عمر کا کوئی تعین نہیں کیا۔ اسلام میں کم سنی یعنی بلوغت سے قبل اور بعد دونوں میں نکاح کی اجازت ہے البتہ رخصتی اور ازدواجی تعلق بلوغت کے بعد سمجھا جاتا ہے۔ بلوغت سے قبل بھی نکاح کی اجازت ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وَاللَّآئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُہُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْہُرٍ وَّاللَّآئِیْ لَمْ یَحِضْنَ۔"[4]

(اور تمہاری عورتوں میں سے جو ماہواری آنے سے مایوس ہو چکی ہوں اگر تمھیں (ان کی عدت کے بارے میں) شک ہو تو (یاد رکھو) ان کی عدت تین مہینے ہے۔ اور ان عورتوں کی (عدت) بھی (یہی ہے) جنہیں ابھی ماہواری آئی ہی نہیں۔)

اس آیت میں "اللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ" (جنہیں ابھی حیض نہیں آیا) کا ذکر آیا ہے۔ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ ایسی لڑکیوں کا بھی نکاح جائز ہے جو کم سن ہیں جن کو ابھی حیض نہیں آیا کیونکہ عدت کا ذکر طلاق کے بعد ہی آتا ہے اور طلاق اس کو ہوتی ہے جس کا نکاح ہوا ہو۔ اس آیت کی تفسیر میں امام قرطبیؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿دل على أن الصغيرة يجوز نكاحها﴾[5]

(اس (آیت) سے دلیل ملتی ہے کہ کم سن لڑکی کا نکاح جائز ہے۔)

مجموع الفتاویٰ میں ابن تیمیہؒ رقمطراز ہیں

﴿والقرآن قد دل على جواز نكاح الصغيرة﴾[6]

(قرآن کریم کم سن لڑکی کے نکاح کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔)

بلوغت سے قبل نکاح کی دوسری دلیل ہمیں سورۃ النسا سے ملتی ہے۔ فرمان الٰہی ہے

"وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ "[7]

(اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہ کر پاؤ گے تو (دوسری) عورتوں میں سے جن کو تم پسند کرو نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار۔)

اس آیت میں لفظ "یتامیٰ" آیا ہے، جس کا معنی وہ لڑکیاں جن کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو اور وہ بالغ نہ ہوئی ہوں۔ ان پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ جیسا کہ ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے:

"کتاب وسنت میں لفظ "يتيمة" کا استعمال خاص طور پر بِن باپ کی کم سن لڑکی کے لئے ہوا ہے جو ہنوز بالغ نہ ہوئی ہو۔ یہی اس لفظ کا اصل مدلول اور اس کی حقیقت ہے۔"[8]

اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جاہلیت کے دور میں لوگوں کی سرپرستی میں جو یتیم بچیاں ہوتی تھیں ان کے حسن و جمال اور مال و دولت کی وجہ سے یا یہ گمان کرتے ہوئے کہ ان کا تو کوئی محافظ تو ہے نہیں ہم جیسے چاہیں گے ظلم و ستم کر لیں گے اور ان کا مال غضب کر لیں گے، اس ارادے کے ساتھ خود نکاح کر لیتے تھے۔ نکاح کے بعد ان کا حق مہر ادا نہیں کرتے تھے بلکہ ان پر ظلم و ستم کیا کرتے تھے۔ اس لئے قرآن مجید کی اس آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر تمھیں شبہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے تو اس کے ساتھ نکاح نہ کریں بلکہ دوسری عورتوں سے جو تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لیں۔[9] اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلوغت سے قبل سے نکاح ہو سکتا ہے۔ اسلام سے قبل بھی بلوغت سے پہلے ہوتا تھا اور اسلام کے بعد بھی بلوغت سے پہلے نکاح ہوتا رہا ہے۔ جس کا ذکر سورۃ النساء کی مذکورہ بالا آیت میں ہے۔ اسی آیت کی تفسیر میں علامہ شوکانیؒ نے لکھا ہے

﴿فيه دليل على جواز نكاح اليتيمة الصغيرة﴾[10]

(اس میں کم سن یتیم لڑکی کے نکاح کے جواز پر دلیل موجود ہے۔)

اسی طرح قرآن مجید میں اس بات کی دلیل بھی موجود ہے کہ جیسے ہی بچہ بلوغت کو پہنچے تو وہ نکاح کی اہلیت رکھتا ہے اس کا نکاح کر دیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ۔"[11]

(اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر تم ان میں سمجھ داری پاؤ تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔)

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بچہ جیسے ہی بالغ ہو نکاح کر سکتا ہے بلکہ اس کا نکاح کر دینا چاہیے۔ بلوغ انکاح کا مطلب یہی ہے کہ جب اس میں بلوغت کی علامات ظاہر ہو جائیں تو وہ نکاح کی صلاحیت و قابلیت رکھتا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں امام طبری لکھتے ہیں

﴿إذابلغ الحلم وصار مصلحًا لماله جائزًا عليه أمر النكاح﴾[12]

(جب وہ بلوغت کو پہنچ جائے اور مال کے تصرف کے قابل ہو تو نکاح کے احکام بھی اس پر جاری ہوتے ہیں۔)

کتاب الام میں امام شافعی لکھتے ہیں

"إذا بلغ الغلام أو الجارية فقد حل لهما النكاح والتصرف"[13]

(جب لڑکا یا لڑکی بلوغت کو پہنچ جائیں تو ان کے لیے نکاح اور مال میں تصرف کرنا جائز ہو جاتا ہے۔)

احادیث نبویہ ﷺ میں اس بارے میں دلائل ملتے ہیں کہ بلوغت سے پہلے اور بلوغت حاصل ہونے کے فوراً بعد بھی نکاح کیا جاسکتا ہے اور شریعت میں اس بات کی اجازت ہے ۔شریعت میں عمر کے تعین کا کوئی کردار نہیں ہے۔ذیل میں دونوں دلائل موجود ہیں۔

بلوغت سے قبل نکاح کی دلیل

احادیث میں بلوغت سے قبل نکاح کی سب سے بڑی دلیل خود رسول اللہ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرنا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

((تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ))[14]

(رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا جبکہ وہ چھ برس کی تھیں اور ان کی رخصتی ہوئی جبکہ وہ نو برس کی تھیں۔)

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بلوغت سے قبل بھی نکاح ہو سکتا ہے لیکن رخصتی بلوغت کے بعد ہی مستحسن ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بلوغت سے قبل ہوا اور رخصتی بلوغت کے بعد ہوئی۔

بلوغت کے فوراً بعد نکاح کے دلائل

دین اسلام بلوغت کے فوراً بعد نکاح کرنے کی تلقین کرتا ہے بغیر کسی شرعی عذر نکاح میں تاخیر سے سماج میں فساد، بے حیائی اور آوارگی پھیلنے کا قوی امکان ہے۔ نبی کریم کا ارشاد ہے

((إِذَاخَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ))[15]

(جب کوئی شخص تمھیں شادی کا پیغام بھیجے، اور تمھیں اس کی دین داری اور اخلاق سے پسند ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو گا۔)

بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر لڑکی یا لڑکا بالغ ہو جائے اور بلوغت کے بعد اس کے نکاح میں تاخیر کی جائے تو ان سے جو گناہ سرزد ہو گیا تو اس کا وبال ان کے والدین یا سرپرست پر ہو گا۔ حدیث نبوی ﷺ ہے

((مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ۔))[16]

(جس کے ہاں اولاد (لڑکا یا لڑکی) پیدا ہو تو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے اچھا ادب (اخلاق و تربیت) سکھائے۔ پھر جب وہ بلوغت کو پہنچ جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ اگر وہ بالغ ہو جائے اور اس کا نکاح نہ کیا اور وہ (ناجائز فعل میں) مبتلا ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے والد پر ہو گا۔)

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ والدین پر صرف یہ لازم نہیں ہے کہ اولاد پیدا ہونے پر اچھا نام رکھے اور اچھی تربیت کریں بلکہ والدین کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ جیسے ہی اولاد بلوغت کو پہنچے فوراً ان کا نکاح کر دیں تاکہ اولاد کسی فتنے کا شکار نہ ہو جائے بصورت دیگر اس گناہ میں والدین بھی اس میں برابر کے شریک متصور ہوں گے۔

"کم عمری" کی تعریف میں ابہام

اسلامی نقطہ نظر سے کم عمری کی تعریف بلوغت سے قبل کی عمر ہے۔ جبکہ بل میں صرف عددی عمر کی بنیاد پر کم عمری کی شادی کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ جب کہ کئی ایسے بچے ہوتے ہیں دس سال کی عمر میں جسمانی و ذہنی بلوغت کو پہنچ جاتے ہیں۔ ان کا نکاح کرنا اسلامی اصولوں کے مطابق بالکل درست اور جائز ہے، لیکن اس بل کے مطابق یہ جرم بن جائے گا جو کہ شریعت کے صریح خلاف ہے۔

والدین اور نکاح خواں کے لئے سخت سزائیں

دین اسلام نے ہمیشہ معاملات زندگی میں سہولت اور آسانی کا حکم دیا ہے۔ سزا تب ہی دی جاسکتی ہے جب جرم شرعی اصولوں کے مطابق نہ ہو۔ اس بل میں جو قانون بنایا گیا ہے کہ اگر کوئی والدین اپنی مرضی سے اپنی اولاد کا نکاح کریں اور نکاح خواں انکا نکاح پڑھائے تو ان پر قید و جرمانہ ہو گا، تو یہ فعل شریعت کے اصول "رفع الحرج" کے خلاف ہو گا۔ اگر والدین اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی اولاد کا نکاح کریں تو اس امر پر ان کو سزا دینا صریح ظلم ہو گا اور سورۃ الحج کی آیت 78 جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اللہ نے تمھارے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی "قرآن مجید کی اس آیت کی بھی خلاف ورزی ہو گی۔

خیار بلوغ کی گنجائش کو نظر انداز کرنا

اسلامی فقہ میں نابالغ لڑکی کو نکاح کے بعد "خیار بلوغ" کا حق دیا گیا ہے کہ وہ بالغ ہونے پر اس نکاح کو جاری یا منسوخ کر سکتی ہے۔ اس بل میں اس حق کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے کوئی اہمیت نہیں دی گئی بلکہ بلوغت سے پہلے ہر نکاح کو جرم قرار دیا گیا جو کہ اسلامی قانون کی مکمل خلاف ورزی ہے۔

اسلامی قانون سازی میں حالات اور مصلحتوں کا لحاظ

اسلامی شریعت میں بہت سے احکام حالات، ماحول اور مصالح کے مطابق بھی طے کئے جاتے ہیں۔ اگر کسی جگہ کم عمری شادی کے منفی اثرات برآمد ہوئے ہیں تو وہاں رخصت اور اجتہاد کی بنیاد پر معاشرتی سطح پر قانون سازی کی جاسکتی ہے لیکن ایسی قانون سازی

PAKISTAN ISLAMICUS
(An International Journal of Islamic and Social Sciences) Vol 05, Issue 03-RE (July-September 2025)

اسلامی اصولوں کے مطابق ہوگی نہ کہ مغربی دباؤ کے نتیجے میں۔ بل کی ساخت مغربی قوانین کی پیروی پر مبنی محسوس ہوتی ہے جس میں اسلامی تعلیمات کو ثانوی حیثیت دی گئی ہے۔یہ بات معروف ہے کہ اقوام متحدہ اور مختلف بین الاقوامی این جی اوز عرصہ دراز سے اسلامی ممالک پر چائلڈ میرج کے خلاف قانون سازی پر دباؤ ڈال رہی ہیں۔اس بل کی منظوری میں بھی اسی دباؤ کی جھلک نظر آتی ہے۔ جو اسلامی روایات، تہذیب اور خود مختاری کے منافی ہے۔

آئین پاکستان 1973ء کے آرٹیکل 227 کی خلاف ورزی

یہ بل آئین پاکستان 1973ء کے آرٹیکل 227 کے بھی خلاف ہے۔اس آرٹیکل میں واضح طور پر یہ لکھا ہوا ہے کہ اس ریاست پاکستان میں کوئی بھی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو قرآن وسنت کے خلاف ہو۔ یہ بل صراحتاً قرآن وسنت کے منافی ہے۔اس بل کے ذریعے وجود آنے والے قانون سے دوسرے قانون کی خلاف ورزی ہوگئی یعنی ایک طرف قانون بنایا گیا دوسری طرف قانون پامال کیا گیا۔

اسلامی نظریاتی کونسل کا موقف

اسلامی نظریاتی کونسل جس کے قیام کا بنیادی مقصد ہی حکومت پاکستان کو قوانین سازی میں اسلامی سفارشات بھیجنا اور رہنمائی کرنا ہے اور حکومت پاکستان بھی اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو اہمیت دینے کی پابند ہے۔اس بل کو قانون سازی سے قبل نظر ثانی کے لئے کونسل کو نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی سفارشات طلب کی گئی۔جب یہ بل دونوں ایوانوں سے منظور ہوگیا تو کونسل نے اپنے طور پر اس بل کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیا اور مورخہ 27 مئی 2025ء کو ایک پریس ریلیز کی۔اس پریس ریلیز میں کونسل نے بل کے بارے میں لکھا ۔"شرمیلا فاروقی کی جانب سے پیش کردہ "کم سنی کی شادی کے امتناع کا بل" غیر اسلامی ہے ۔کونسل نے قرار دیا ہے کہ ان بلوں میں عمر کی حد مقرر کرنے، اٹھارہ سال سے کم عمر شادی کو زیادتی(Child Abuse)قرار دینا اور اس پر سزائیں مقرر کرنے جیسی دیگر شقیں بھی اسلامی احکام سے مطابقت نہیں رکھتیں۔تاہم کونسل نے کم سنی شادیوں میں مفاسد کی بھی نشاندہی کی اور اس کی حوصلہ شکنی پر زور دیا۔ مجموعی طور پر کونسل نے اس بل کو مسترد کر دیا۔ کونسل نے اس امر کو بھی واضح کیا کہ اس بل کو پارلیمنٹ یا سینیٹ کی طرف سے کونسل کو ریویو کے لئے ارسال نہیں کیا گیا۔" یاد رہے کونسل نے 27 مئی 2025ء کو بل کے غیر شرعی ہونے کا اعلان کر دیا جبکہ صدر مملکت نے 30 مئی 2025ء کو دستخط کر کے قانونی شکل دی ۔اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو یکسر نظرانداز کیا گیا۔

بین الاقوامی قوانین اور چائلڈ میرج بل کا باہمی تقابل

اقوام متحدہ کا بین الاقوامی معاہدہ CEDAW(Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women)اور SDGs(Sustainable Development Goals) جو 18 دسمبر 1979ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے منظور کیا۔اس معاہدے کا مقصد خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کا خاتمہ کرنا ہے۔ CEDAW کے آرٹیکل 16 میں یہ بات واضح طور کی گئی ہے کہ شادی اور خاندانی تعلقات کے ضمن میں خواتین کو مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہونے چاہیں اور کم عمری کی شادیوں کو قانونی طور پر کوئی حیثیت حاصل نہیں ہونی چاہیے۔[17] اسی طرح اقوام متحدہ کے 2030ء تک کے اہداف(SDGs) کے ہدف نمبر 5 کے ذیلی ہدف 5.3 میں واضح طور پر یہ لکھا ہوا ہے کہ "2030ء تک دنیا بھر جبری شادیوں، کم عمری کی شادیوں اور خواتین کے جنسی استحصال کی تمام اقسام کا خاتمہ کیا جائے گا۔"[18] پاکستان چونکہ اقوام متحدہ کا رکن ہے اس نے اقوام متحدہ کے ان معاہدات پر دستخط کر رکھے ہیں۔ان معاہدات کی پاسداری کے لئے پاکستان میں کم عمری کی شادی کے خلاف قانون سازی کی جا رہی ہے۔چائلڈ میرج ریسٹرینٹ بل 2025ء بھی بین الاقوامی دباؤ اور معاہدات کی پاسداری کی کڑی محسوس ہوتا ہے۔لیکن مسئلہ یہ ہے کہ بین الاقوامی قوانین سیکولر اصولوں پر مبنی ہیں جبکہ پاکستان ایک اسلامی اور نظریاتی ملک ہے۔پاکستان کا آئین اسلامی اصولوں کو بنیاد بناتا ہے۔اسلامی اصولوں کو نظرانداز کرتے ہوئے عالمی برادری کو خوش کرنے کے لئے خلاف شرع یہ قانون بنایا گیا ہے اس بل کی بنیاد دراصل اقوام مغرب کی خوشنودی حاصل کرنے اور ملک پاکستان کو سیکولر ریاست بنانے کی کوشش ہے۔جس سے مذہبی آزادی اور آئینی خود مختاری بھی متاثر ہوئی ہے۔

پاکستان میں کم عمری کی شادی: حقائق اور اعداد و شمار

اس بل کے پس منظر میں ایک عوئی یہ بھی سامنے آیا ہے کہ پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رجحان بہت زیادہ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے جس کی وجہ سے قانون سازی کی ضرورت پیش آئی لیکن زمینی حقائق اور مصدقہ اعداد و شمار کا جائزہ لینے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے جتنا پیش کیا جارہا ہے۔پاکستان ڈیموگرافک اینڈ ہیلتھ سروے 2017-18 (PDHS) کے مطابق 18 سال سے کم عمر لڑکیوں کی شادیوں کی شرح تقریباً 18 فیصد کے قریب ہے[19]۔دیہی علاقوں میں یہ شرح قدرے زیادہ ہے لیکن شہری علاقوں میں یہ شرح تیزی سے کم ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ UNICEF کی رپورٹ(2021) کے مطابق پاکستان میں کم عمری کی شادی میں کمی آرہی ہے اور زیادہ تر شادیوں کی عمر بلوغت کے بعد ہی ہوتی ہے۔[20] حقیقت یہ ہے جہاں کم عمری کی شادی ہوتی بھی ہیں اس کے پیچھے غربت، معاشرتی دباؤ، عدم تحفظ یا علم کی کمی بنیادی وجوہات ہیں۔ محض قانون بنا دینے سے یہ وجوہات ختم نہیں ہوتیں۔اصل ضرورت تعلیم، علم وآگہی، غربت کا خاتمہ اور سماجی اصلاحات کی ہیں۔اسلام میں بلوغت

کے بعد شادی کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ بے راہ روی اور معاشرتی فتنہ پیدا نہ ہو۔ اگر کم عمری کی شادی کسی استحصال، زبردستی یا غیر فطری حالات کے تحت ہو تو اسلام اس کی بھی سختی سے مذمت کرتا ہے۔ اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رجحان کوئی ایسا بحران نہیں کہ جس پر صرف سخت قوانین سے قابو پایا جا سکے۔ اصل اصلاح تعلیم و شعور سے ممکن ہے نہ کہ محض سخت سزاؤں سے۔

کیا کم سنی کی شادی کو روکنے کے لئے قانون سازی کی ضرورت ہے؟

کم سنی کی شادی روکنے کے لیے ملک میں گزشتہ کئی برسوں میں متعدد قوانین بنائے گئے اور ان میں بہتری لانے کے لیے ترامیم بھی کی گئی ہیں، لیکن قانون پر عمل درآمد نہ ہو سکا اور نہ کم سنی کی شادی پر قابو پایا جا سکا۔ اس سے ظاہر ہے کہ محض قانون بنا کر کم سنی کی شادی پر روک نہیں لگائی جا سکتی۔ مناسب ہے کہ بلوغت سے قبل شادی کی حوصلہ شکنی کی جائے اور ضرورت ہو تو اس پر پابندی عائد کر دی جائے لیکن بلوغت کے بعد لڑکوں اور لڑکیوں کو قانونی طور پر شادی کی اجازت ہونی چاہیے۔ اگر بلوغت کے بعد بھی شادی پر پابندی عائد کی جائے گی اور اس کے لیے قانون بنایا جائے گا تو اس سے اس پر روک تو نہیں لگے گی، البتہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بغیر شادی کے جنسی تعلقات کی طرف مائل ہوں گے۔ اس کے نتیجے میں سماج میں جو فساد برپا ہوگا وہ کم سنی کی شادی کی مضرتوں سے کہیں بڑھ کر ہوگا۔ پاکستان میں ۱۹۵۵ء کے اواخر میں عائلی قوانین کی تدوین کے لیے حکومت نے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس کی جانب سے ایک سوال نامہ تیار کر کے علماء، دانش وروں اور سرکردہ شخصیات کی خدمت میں بھیجا گیا۔ کیا کم سنی کی شادیوں کو روکنے کے لیے قانون بنانا ضروری ہے؟ اس سوال کا مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے یہ جواب دیا تھا: "کم سنی کی شادیوں کی روک تھام کے لیے کسی سخت قانونی مداخلت کی ضرورت نہیں، اور نہ ہی 18 یا 15 سال کی عمر کو نکاح کے لیے لازمی حد مقرر کرنا قرینِ عقل ہے۔ ہمارے معاشرتی و فطری حقائق یہ بتاتے ہیں کہ اکثر لڑکے آٹھ سال کی عمر سے قبل ہی جسمانی بلوغت کو پہنچ جاتے ہیں، اور لڑکیاں بھی پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے سے قبل ہی بالغ ہو جاتی ہیں۔ ایسے میں عمر کی یہ تحدید قانونی طور پر محض نکاح کو ممنوع بناتی ہے، جب کہ اسی عمر میں اگر جنسی تعلقات کسی اور غیر شرعی صورت میں قائم کیے جائیں تو اس پر قانون خاموش رہتا ہے، جو کہ ایک صریح تضاد ہے۔ اسلامی شریعت نے اسی بنا پر ایسی مصنوعی اور غیر معقول حد بندیوں سے اجتناب کیا ہے، اور نکاح جیسے حساس اور فطری معاملے کو افراد کی عقل، شعور اور اختیار پر چھوڑا ہے۔ یہ شعور جتنا تعلیم، تربیت اور سماجی فہم کے ذریعے پروان چڑھے گا، اتنا ہی لوگ اس اختیار کو حکمت کے ساتھ استعمال کریں گے، اور کم سنی کے غیر ضروری اور غیر موزوں نکاح کا رجحان جو فی الواقع بھی بہت عام نہیں، بتدریج کم ہوتا چلا جائے گا۔ شریعت نے ان نکاحوں کو اصولی طور پر صرف اس لیے جائز رکھا ہے کہ بعض اوقات خاندانی اور معاشرتی مصلحتیں ان کا تقاضا کرتی ہیں، اور ایسی حقیقی ضرورتوں کے پیشِ نظر ان پر قانونی قدغن عائد کرنا زیادتی ہوگی۔ لہٰذا اس معاملے میں قانون سازی کی بجائے تعلیم، آگہی اور شعور کو بنیادی ذریعہ بنایا جانا چاہیے، کیونکہ ہر معاشرتی خرابی کا حل محض قانون کی لاٹھی نہیں ہوتا۔"[21]

حاصل بحث

مندرجہ بالا تفصیلی دلائل کی روشنی میں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ چائلڈ میرج ریسٹرینٹ بل 2025 میں نکاح کے لیے عمر کی جو حد مقرر کی گئی ہے، وہ صریحاً قرآن و سنت اور اسلامی فقہ سے متصادم ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نکاح کے لیے بنیادی معیار بلوغت اور ذہنی و جسمانی پختگی ہے نہ کہ محض عددی عمر کی تعیین۔ فقہی اصولوں اور احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بلوغت کے بعد نکاح کی اجازت دی گئی ہے تاکہ فرد اور معاشرہ بے راہ روی اور اخلاقی فساد سے محفوظ رہ سکے۔ اس کے برعکس، بل میں عمر کی لازمی حد مقرر کرنے اور نکاح خواں، والدین اور سرپرستوں کے لیے سخت سزائیں تجویز کر کے نہ صرف شریعت کے اصولوں کو مجروح کیا گیا ہے بلکہ معاشرتی انتشار اور قانونی تضادات کو بھی جنم دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ بل کے پس پردہ مقاصد میں بین الاقوامی دباؤ اور مغربی فکری یلغار کی جھلک واضح محسوس ہوتی ہے جو پاکستان کی اسلامی نظریاتی اساس سے مطابقت نہیں رکھتی۔ کم سنی کی شادیوں میں بعض اوقات استحصال، جہالت اور ظلم کی صورتیں سامنے آتی رہی ہیں، جن کے تدارک کے لیے معاشرتی اور تعلیمی اصلاحات وقت کی ضرورت ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ شریعت کے اصولوں کے اندر رہتے ہوئے اصلاحی اقدامات کیے جائیں تاکہ معاشرتی بہتری اور اخلاقی فتنوں سے بچاؤ ممکن ہو۔ لہٰذا چائلڈ میرج ریسٹرینٹ بل 2025 اپنی موجودہ شکل میں قرآن و سنت اور آئینِ پاکستان (آرٹیکل 227) کے اصولوں سے متصادم ہونے کے سبب قابل قبول نہیں ہے۔ اصلاح کا راستہ یہ ہے کہ نکاح کے لیے معیار "بلوغت اور ذہنی و جسمانی پختگی" کو تسلیم کیا جائے اور قانون سازی میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو بنیاد بنایا جائے تاکہ دینی اصولوں اور عصری تقاضوں میں ہم آہنگی پیدا کی جا سکے۔

سفارشات

چائلڈ میرج ریسٹرینٹ (Restraint) بل 2025 کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تنقیدی جائزہ لینے کے بعد درج ذیل سفارشات کی جاتی ہیں۔

1. بل کو وفاقی شریعت عدالت میں چیلنج کیا جائے کیونکہ یہ قرآن و سنت کے اصولوں سے متصادم ہے۔

2. قانون سازی سے قبل اسلامی نظریاتی کونسل اور ملک کے تمام مکاتبِ فکر کے علما کی آراء اور سفارشات کو شامل کیا جائے۔
3. نکاح خواں اور والدین کو سزائیں دینا غیر شرعی ہے، لہٰذا ان شقوں کو بل سے حذف کیا جائے۔
4. کم عمری کی شادی سے مراد رخصتی کو قرار دیا جائے، نہ کہ نکاح کو، اور رخصتی کو مناسب وقت تک مؤخر رکھنے کی ترغیب دی جائے۔
5. نکاح کے لیے عددی عمر کی بجائے بلوغت اور ذہنی وجسمانی پختگی کو معیار بنایا جائے۔
6. خیار بلوغ جیسے شرعی اصول کو قانونی تحفظ دیا جائے تاکہ نابالغ لڑکی بالغ ہونے پر نکاح کی توثیق یا فسخ کا اختیار رکھے۔
7. جہاں استحصال یا زبردستی کی صورتیں ہوں وہاں عدالت کو مداخلت کا اختیار دیا جائے۔
8. تعلیم، شعور اور آگہی کے فروغ کے لیے اقدامات کیے جائیں تاکہ نکاح شعوری، ذمہ دار اور مستحکم بنیادوں پر کیا جائے۔
9. نوجوان نسل کو زنا اور اخلاقی گراوٹ سے بچانے کے لیے نکاح کے عمل کو آسان اور سہل بنایا جائے۔
10. قومی سطح پر عائلی قوانین کا از سر نو جائزہ لے کر اسلامی اصولوں کے مطابق یکساں خاندانی قانون ترتیب دیا جائے تاکہ تمام متنازعہ امور حل ہو سکیں۔

REFERENCES - حوالہ جات

[1] National Assembly of Pakistan. *Islamabad Capital Territory Child Marriage Restraint Bill 2025*. Islamabad: National Assembly of Pakistan, 2025. Accessed June 11, 2025. https://www.na.gov.pk/uploads/documents/682710311041d_849.pdf.

[2] National Assembly of Pakistan. *Islamabad Capital Territory Child Marriage Restraint Bill 2025*.

[3] National Assembly of Pakistan. *Islamabad Capital Territory Child Marriage Restraint Bill 2025*.

[4] Sūrat al-Ṭalāq, 65:4.

[5] Al-Qurṭubī, Imām. *Al-Jāmi‘ li-Aḥkām al-Qurʾān*. Cairo: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, n.d., 18:166.

[6] Shaykh al-Islām Ibn Taymiyya. *Majmū‘ al-Fatāwā*. Riyadh: Dār al-‘Ālam al-Kutub, 1415 AH/1995 CE, 32:41.

[7] Sūrat al-Nisāʾ, 4:3.

[8] Ibn Taymiyya. *Majmū‘ al-Fatāwā*, 32:46.

[9] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl. *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ* (Beirut: Dār Ṭawq al-Najāt, n.d.), Ḥadīth no. 4573.

[10] Al-Shawkānī, ʿAllāma Muḥammad ibn ‘Alī. *Fatḥ al-Qadīr*. Beirut: Dār al-Fikr, n.d., 1:352.

[11] Sūrat al-Nisāʾ, 4:6.

[12] Al-Ṭabarī, Imām Muḥammad ibn Jarīr. *Jāmi‘ al-Bayān fī Tafsīr al-Qurʾān*. Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-‘Arabī, 1422 AH/2001 CE, 8:104.

[13] Al-Shāfi‘ī, Imām. *Kitāb al-Umm*. Beirut: Dār al-Ma‘rifa, n.d., 5:111.

[14] Muslim ibn al-Ḥajjāj, Imām. *Ṣaḥīḥ Muslim* (Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-‘Arabī, 1430 AH/2009 CE), Ḥadīth no. 3482.

[15] Al-Tirmidhī, Imām Muḥammad ibn ‘Īsā. *Jāmi‘ al-Tirmidhī*. Lahore: Na‘mānī Kutub Khāna, 1408 AH/1988 CE, 1:386.

[16] Khaṭīb al-Tabrīzī. *Mishkāt al-Maṣābīḥ*. Lahore: Maktaba Islāmiyya, August 1434 AH/2013 CE, 2:294.

[17] United Nations. *Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women (CEDAW)*. New York: United Nations, 1400 AH/1979 CE, Article 16. https://www.un.org/womenwatch/daw/cedaw/._

[18] United Nations. *Transforming Our World: The 2030 Agenda for Sustainable Development*. New York: United Nations, 1436 AH/2015 CE, Goal 5, Target 5.3. https://sdgs.un.org/goals/goal5.

[19] National Institute of Population Studies (NIPS) [Pakistan] and ICF. *Pakistan Demographic and Health Survey 2017-18*. Islamabad and Rockville, MD: NIPS and ICF, 1440 AH/2019 CE.

[20] UNICEF. *Child Marriage: Latest Trends and Future Prospects*. New York: United Nations Children’s Fund(UNICEF), 1442 AH/2021 CE..

[21] Mawdūdī, Abū al-A‘lā. *Tafhīmāt*. New Delhi: Markazī Maktaba Islāmī Publishers, 1423 AH/2002 CE, 3:193–194.